23280- تقلید اور دلیل کی اتباع، اور کیا ابن حزم حنبلی تھے ؟

سوال

یہ کیسے ممکن ہے کہ آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی اتباع کرتے ہوئے مقلد نہ ہو؟
میں یہ سوال اس لیے کر رہا ہوں میں نے ابن حزم کی سیرت پڑھی کہ وہ امام احمد کے مذہب کی اتباع کرتے تھے لیکن مقلد نہیں تھے، برائے مہربانی اس کی وضاحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مذاہب کی اتباع کرنے والے ایک ہی درجہ پر برابر نہیں بلکہ ان میں مجتھد بھی ہیں، اور مقلد بھی جو مذہب میں کوئی مخالفت نہیں کرتا.

چنانچہ بویطی، اور مزنی اور نووی اور ابن حجر رحمہم اللہ یہ سب امام شافعی کی تتبعین میں سے ہیں لیکن یہ مجتھد ہیں اور جب ان کے پاس دلیل ہو تو یہ اپنے امام کی مخالفت کرتے ہیں، اور اسی طرح ابن عبدالبر مالکیہ میں سے ہیں لیکن اگر صحیح چیز امام مالک کے علاوہ کسی اور کے پاس ہو تو وہ امام مالک رحمہ اللہ کی مخالفت کرتے ہیں.

احناف کے کبار آئمہ کے بارہ میں بھی یہی ہے مثلا ابو یوسف اور امام محمد الشیبانی، اور اسی طرح حنابلہ کے آئمہ بھی مثلا ابن قدامہ اور ابن مفلح وغیرہ.

طالب علم کا کسی مسلک اور مذہب پر زانوے تلمذ طے کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس مسلک سے نکل ہی نہیں سکتا، بلکہ جب اس کے لیے دلیل واضح ہو جائے تو وہ اس دلیل پر عمل کرے، دلیل کو دیکھ کر بھی مسلک اور مذہب سے باہر وہی شخص نہیں جاتا جس کے دین کی حالت پتلی ہو، اور اس کی عقل میں کمی ہو، اور وہ متعصبین میں سے ہو.

کبار آئمہ کرام کی وصیت ہے کہ طالب علم کو بھی وہیں سے لینا اور اخذ کرنا چاہیے جہاں سے انہوں نے خود اخذ کیا اور لیا ہے، اور جب ان کا قول نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہو تو اسے دیوار پر پٹخ دیں.

ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ میری رائے ہے، اور جو کوئی بھی میری رائے سے اچھی اور بہتر رائے لائے ہم اسے قبول کرینگے "

اور امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" میں تو ایک بشر ہوں غلطی بھی کرتا ہوں اور صحیح بھی اس لیے میرا قول کتاب و سنت پر پیش کرو "

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب حدیث صحیح ہو تو میرا قول دیوار پر پٹخ دو، اور دلیل راہ میں پڑی ہوئی دیکھو تو میرا قول وہی ہے "

اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نہ تو میری تقلید کرو، اور نہ مالک کی تقلید کرو، اور نہ شافعی اور ثوری کی، اور اس طرح تعلیم حاصل کرو جس طرح ہم نے تعلیم حاصل کی ہے"

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

"اپنے دین میں تم آدمیوں کی تقلید مت کرو، کیونکہ ان سے غلطی ہو سکتی ہے"

اس لیے کسی کے لیے بھی کسی معین امام کی تقلید کرنا صحیح نہیں جو اپنے اقوال سے باہر نہ جاتا ہو، بلکہ اس پر واجب ہے کہ اسے لے جو حق کے موافق ہو چاہے وہ اس کے امام سے ہو یا کسی اور سے ملے"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لوگوں میں سے کسی شخص پر کسی ایک شخص کی بعینہ تقلید کرنا صحیح نہیں کہ جو وہ حکم دے اور جس سے منع کرے اور جسے مستحب کہے اس کی مانی جائے، یہ حق صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، اب تک مسلمان علماء کرام سے دریافت کرتے رہتے ہیں، کبھی اس کی اور کبھی اس کی بات مان لیتے اور تقلید کرتے ہیں.

جب مقلد کسی مسئلہ میں تقلید کر رہا ہے اور وہ اسے اپنے دین میں زیادہ صحیح دیکھتا، یا قول کو زیادہ راجح سمجھتا ہے تو یہ جمہور علماء کے اتفاق سے جائز ہے، اسے کسی نے بھی حرام نہیں کہا، نہ تو امام ابو حنیفہ، اور نہ ہی مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ نے"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (382/23).

اور شیخ علامہ سلیمان بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بلکہ مومن پر حتماً فرض ہے کہ جب اسے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے اور اس کے معنی کا علم ہو جائے چاہے وہ کسی بھی چیز میں ہو اس پر عمل کرے، چاہے وہ کسی کے بھی مخالف ہو، ہمارے پروردگا تبارک و تعالی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا ہے، اور سب علاقوں کے علماء اس پر متفق ہیں، صرف وہ جاہل قسم کے مقلدین اور خشک لوگ، اور اس طرح کے لوگ اہل علم میں شامل نہیں ہوتے"

جیسا کہ اس پر ابو عمر بن عبد البر وغیرہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ یہ اہل علم میں سے نہیں"

دیکھیں : تیسیر العزیز الحمید (546).

اس بنا پر کوئی حرج نہیں کہ مسلمان شخص کسی معین مذہب اور مسلک کا تابع ہو، لیکن جب اس کے لیے اس کے مذہب کے خلاف حق واضح ہو جائے تو اس کے لیے حق کی اتباع کرنا واجب ہو گی.

دوم :

رہا ابن حزم رحمہ اللہ کا مسئلہ تو وہ امام اور مجتہد تھے اور وہ تقلید کو حرام قرار دیتے ہیں اور وہ کسی ایک امام کے بھی تابع اور پیروکار نہ تھے، نہ تو امام احمد کے اور نہ ہی کسی دوسرے امام کے، بلکہ وہ اپنے دور اور اب تک کے اہل ظاہر کے امام تھے، ہو سکتا ہے ان کو امام احمد کی طرف منسوب کرنا (اگر یہ صحیح ہو) عقیدہ اور توحید کے مسائل میں ہے، اس پر کہ اس کے ہاں اسماء وصفات میں بہت ساری مخالفات پائی جاتی ہیں.

ابن حزم کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لیے سیر اعلام النبلاء (18/184–212) کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.